شرعی عائلی احکام کی دفعہ بندی:

مفتی شعیب عالم
اُستاذ ومفتی دارالافتاء جامعہ

قانونِ رضاعت (آٹھویں قسط)

دفعہ۵۔رضاعت کا حکم:

رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب یا مصاہرت کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں، مگر یہ کہ شریعت نے کسی رشتے کو مستثنیٰ کیا ہو، جیسے رضاعی بھائی کی نسبی بہن سے نکاح جائز ہے۔

دفعہ۶۔رضاعت کے سبب حرام ہونے والے رشتوں کی تفصیل:

رضاعت کے سبب رضیع پر درج ذیل رشتے حرام ہوں گے:

(۱) مرضعہ جس کا دودھ پیا ہے۔

الف: مرضعہ کے نسبی اور رضاعی اُصول

ب: مرضعہ کے نسبی اور رضاعی فروع

فروع میں مزید تفصیل یہ ہے کہ مرضعہ کی اولاد خواہ نسبی ہو یا رضاعی اور خواہ اس شوہر سے ہو جس کی صحبت سے مرضعہ کو دودھ اُترا ہے، یا کسی دوسرے شوہر سے ہو۔ مرضعہ نے انہیں رضیع سے پہلے دودھ پلایا ہو۔ مرضعہ نے انہیں رضیع کے بعد دودھ پلایا ہو۔ مرضعہ نے کسی اور بچے کو دودھ پلایا ہو۔

(۲) مرضعہ کا شوہر جس کی وطی کے سبب مرضعہ کا دودھ اُترا ہے، وہ رضیع کا باپ کہلائے گا، اور اس کے درج ذیل رشتہ دار رضیع پر حرام ہوں گے:

الف: نسبی اور رضاعی اُصول

ب: نسبی اور رضاعی فروع

ج: اولاد، خواہ وطی نکاحِ صحیح کے ذریعے ہو یا فاسد کے ذریعے۔

(۳) مرضعہ کے شوہر کی اولاد خواہ، مرضعہ سے ہو، مرضعہ کے علاوہ کسی اور سے ہو، مرضعہ نے انہیں رضیع سے پہلے دودھ پلایا ہو یا بعد میں پلایا ہو، شوہر کی نسبی اولاد ہو یا رضاعی اولاد ہو۔ سب رضیع مذکور کے بہن بھائی ہوں گے۔ بنا بریں ان کی اولاد رضیع مذکور کی بھائی بہن کی اولاد ہوگی، مرضعہ کے

شوہر کا بھائی رضیع مذکور کا چچا کہلائے گا اور مرضعہ کے شوہر کی بہن رضیع کی پھوپھی ہوگی، مرضعہ کا بھائی رضیع کا ماموں ہوگا، مرضعہ کی بہن رضیع کی خالہ ہوگی۔ ایسے ہی دادا دادی، نانا نانی میں سمجھنا چاہیے۔

توضیح: ۱- رضاعی باپ جس کی وطی کے سبب مرضعہ کا دودھ اُترا ہے خواہ وطی نکاحِ صحیح کے سبب ہو یا فاسد کے، البتہ اگر وطی بالشبہہ ہو تو آمدہ دفعہ کے احکام لاگو ہوں گے۔

توضیح: ۲- دفعہ ہذا اِن دو اُصولوں پر بنا ہے کہ:

۱۔ عورت کی جانب سے اصل یہ ہے کہ بچے نے اس کا دودھ پیا ہو، خواہ کسی زمانے میں پیا ہو اور اس دودھ کا سبب خواہ اس کا موجودہ یا سابقہ شوہر ہو یا زانی ہو یا واطی بالشبہۃ ہو۔

۲۔ مرد کی جانب سے اصل یہ ہے کہ اس کی اولاد ہو یا دودھ اس کی وطی کے سبب ہو۔

دفعہ ۷۔ زنا کے سبب اُترنے والے دودھ سے حرمتِ رضاعت

مزنیہ نے جس کو دودھ پلایا وہ رضیع، زانی اور اس کے اُصول وفروع پر حرام ہوگا۔

توضیح: دوسرا قول یہ ہے کہ حرمت صرف مزنیہ سے ثابت ہوگی، یعنی رضیع کا صرف مرضعہ کے ساتھ رشتۂ رضاعت قائم ہوگا، زانی سے نہیں، مگر راجح اور قوی پہلا قول ہے۔ خود زانی پر رضیعہ بالاتفاق حرام ہوگی، کیونکہ وہ مزنیہ کی اولاد ہے اور مزنیہ کے فروع زانی پر حرام ہوتے ہیں۔

دفعہ ۸۔ وطی بالشبہہ سے ثبوت حرمتِ رضاعت

قانون ثبوتِ نسب کے احکام کے تحت جہاں مرد سے ثبوتِ نسب ہوگا، وہاں رضیع اور مرد کے درمیان رضاعت کا رشتہ بھی قائم ہوگا اور جہاں مرد سے ثبوتِ نسب نہ ہو، وہاں صرف عورت سے رشتۂ رضاعت قائم ہوگا۔

تمثیل: زید نے ہندہ سے وطی بالشبہہ کی اور ہندہ کو حمل ٹھہر گیا اور بچہ متولد ہوگیا، پھر ہندہ نے بکر سے نکاح کیا اور ایک لڑکی فاطمہ کو دودھ پلا دیا تو فاطمہ زید کی رضاعی بیٹی ہوگی، نہ کہ بکر کی اور بکر کے لیے حلال ہوگی، کیونکہ ہندہ کا دودھ زید کی صحبت کی وجہ سے اُترا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ قانونِ نسب کے قواعد کے تحت زید سے فاطمہ کا نسب ثابت ہو، اگر نسب ثابت نہ ہو تو زید کے ساتھ اس بچی کا رشتۂ رضاعت ثابت نہ ہوگا۔

دفعہ ۹۔ سابقہ شوہر سے دودھ کا انقطاع کب ہوگا:

جب مطلقہ، جس کا شوہر سے دودھ بھی ہے، بعد از انقضاء عدت کسی اور شخص سے نکاح کرے، تو اگر:

(۱) شوہرِ ثانی سے بچہ مولود ہوا تو بالاجماع دودھ شوہر اول سے منقطع سمجھا جائے گا۔

(۲) اگر شوہرِ ثانی سے حاملہ ہی نہیں ہوئی تو بالاتفاق دودھ شوہر اول سے سمجھا جائے گا۔

(۳) اگر شوہرِ ثانی سے صرف حاملہ ہوئی، بچہ پیدا نہیں ہوا تو بھی دودھ صرف شوہرِ اول سے سمجھا جائے گا، خواہ حمل کے سبب دودھ زیادہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

دفعہ۱۰۔ بچے جنہوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہو:

جن بچوں نے کسی ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہو، خواہ:

ایک وقت میں یا مختلف اوقات میں، اور عورت کا دودھ ایک ہی شوہر سے ہو یا دوسے ہو یا شوہر سے نہ ہو، ایسے بچے:

(۱) رضاعی بھائی بہن ہوں گے، اگر ایک لڑکا اور دوسری لڑکی ہو۔

(۲) دونوں رضاعی بھائی ہوں گے، اگر دونوں لڑکے ہوں۔

(۳) دونوں رضاعی بہنیں ہوں گی، اگر دونوں لڑکیاں ہوں۔

بنا بر ایں:

الف۔ دونوں کا آپس میں نکاح ناجائز ہوگا۔

ب۔ ایک دوسرے کی اولاد سے نکاح ناجائز ہوگا، کیونکہ وہ ماموں اور بھانجی یا بھتیجے اور پھوپھی کا نکاح ہوگا۔

ج۔ مرضعہ کی ماں سے رضیع کا نکاح ناجائز ہوگا، کیونکہ نانی اور نواسے کا رشتہ قائم ہوگا۔

د۔ مرضعہ کے باپ سے نکاح ناجائز ہوگا، کیونکہ نواسی اور نانا کا نکاح ہوگا۔

ح۔ رضیع کی اولاد اور اولاد در اولاد کے لیے بھی مرضعہ سے نکاح حرام ہوگا، جیسا کہ نسب میں حرام ہوتا ہے۔

و۔ مرضعہ کے بھائی اور بہنوں سے رضیع کا نکاح حرام ہوگا، کیونکہ وہ بالترتیب ماموں اور خالائیں ہوں گی۔ البتہ مرضعہ کے بھائی بہنوں کی اولاد سے رضیع کا نکاح جائز ہوگا، کیونکہ وہ رضیع کی ماموں زاد یا پھوپھی زاد ہوں گی اور ان سے نسب میں بھی نکاح جائز ہے۔

توضیح: اجنبیہ سے مراد اس دفعہ کے تحت وہ عورت ہے جو ان بچوں میں سے کسی کی سگی ماں نہ ہو۔

دفعہ۱۱۔ باکرہ مطلقہ غیر مدخولہ کی رضاعی بیٹی سے نکاح:

باکرہ کو دخول سے قبل طلاق دی تو اس کی رضاعی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے اور اگر بعد از دخول طلاق دی تو نہیں کرسکتا ہے۔

توضیح: باکرہ سے مراد وہ عورت جس سے جائز یا ناجائز طور پر کسی نے صحبت نہ کی ہو، اگرچہ اس کی بکارت بوجہ کھیل کود یا مرض کے زائل ہو چکی ہو۔ قبل از دخول بایں وجہ طلاق دہندہ شوہر نکاح کرسکتا ہے کہ دودھ اس کی وطی کے سبب نہیں اور بعد از دخول نکاح کی حرمت بایں وجہ ہے کہ وہ لڑکی اس کی ربیبہ ہے۔

(جاری ہے)